اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور ٹیلیفون ۲۹۷

الفضل لاہور
روزنامہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”
فی پرچہ ۱ ار

یوم پنجشنبہ
۲۸ رجب ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ ۲۴ شہادت ۱۳۳۱ ہش ۲۴ اپریل ۱۹۵۲ء نمبر ۹۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۳ اپریل بذریعہ ڈاک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

میچ برابر رہا!

کراچی ۲۳ اپریل۔ آج ایران کی ٹیم کا کراچی میں پاکستان کی فٹ بال ٹیم سے مقابلہ ہوا۔ میچ بڑے جوش و خروش سے کھیلا گیا۔ ہر دو ہائی کمشنروں کے علاوہ کابینہ کے ممبر غیر ملکی سفراء اور دوسرے معزز حضرات کھیل دیکھنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ہر دو ٹیموں کی زبردست جدوجہد کے باوجود وہ کسی طرف بھی گول نہ ہو سکا۔ اور اس طرح میچ برابر رہا۔ کھیل ختم ہونے پر کھلاڑیوں کو گورنر جنرل کے سامنے پیش کیا گیا۔ ایرانی ٹیم کے اعزاز میں آج ایک استقبالیہ دعوت دی جا رہی ہے۔ جس میں ٹیم کے ہر ایک ممبر کو تحفہ پیش کیا جائے گا۔ ایرانی ٹیم نے مشرقی پاکستان جانے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔

اگر مسئلہ کشمیر کے متعلق موجودہ تعطل جاری رہا تو ریاستی عوام خود کوئی اقدام کرنے پر مجبور ہو جائیں گے

مظفر آباد ۲۳ اپریل۔ آزاد کشمیر کے صدر میر واعظ محمد یوسف شاہ نے کہا ہے کہ اگر سلامتی کونسل میں مسئلہ کشمیر کے متعلق موجودہ تعطل جاری رہا۔ تو پھر کشمیری عوام خود کوئی اقدام کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ انہوں نے آزاد کشمیر ریڈیو سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے مزید فرمایا۔ کہ اگر موجودہ الجھاؤ کے پیش نظر عوام متحد اور منظم ہو جائیں تو ہمارے قومی مقاصد کی تکمیل یقینی ہے۔ اور پورا کشمیر بھارت کے پنجہ استبداد سے ضرور نجات حاصل کر سکیگا۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ بھارت سے کشمیر کے نام نہاد الحاق کا بھانڈا پھوٹ چکا ہے۔ اور اس غیر قدرتی الحاق کی پرزور حمایت کرنے والے بھی اب پچھتا رہے ہیں۔ جو شخص یہ خیال کرتا ہے۔ کہ کشمیر ہندوستان سے ملحق ہو کر بھی ہندوؤں کی فرقہ پرستانہ ذہنیت کا شکار ہوئے بغیر رہ سکتا ہے۔ وہ دراصل احمقوں کی جنت میں بسر رہا ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ حالات کا تقاضا ہے۔ کہ مکمل اتحاد اور تنظیم پیدا کر کے کشمیر کی تحریک آزادی میں ایک نئی روح پھونک دی جائے۔ مقامی غیر ملکی لوگوں کو فوراً کشمیر خالی کر دینا چاہیے۔ تاکہ کشمیری عوام کسی دباؤ کے بغیر اپنے مستقبل کی تشکیل کر سکیں۔

انہوں نے ہندوستانی مقبوضہ کشمیر کے عوام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہ تمام مشکلات کو صبر و سکون سے برداشت کرتے رہیں۔ جب ہم متحد ہیں۔ تو ہم ضرور آزادی حاصل کر کے رہیں گے۔ آزاد کشمیر حکومت کی پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ یہ ان کے مقاصد میں ہے۔ کہ وہ اپنے انتظامیہ کی تشکیل اسلامی اصولوں پر کر کے تمام لسانی امتیازات کو دور کریں۔ اور اس طرح عوام کا اعتماد حاصل کریں۔

مسئلہ تونس کے متعلق پروفیسر بخاری کی تصریحات

نیویارک ۲۳ اپریل۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندے پروفیسر بخاری نے آج امید ظاہر کی۔ کہ فرانس اس وقفے سے فائدہ اٹھا کر تونس سے سمجھوتہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ انہوں نے ٹیلی ویژن کے ایک پروگرام میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ تونس کا مسئلہ جب تک امن عالم کے لئے خطرہ بنا رہے گا۔ عرب ایشیائی ممالک کی مساعی اس وقت تک جاری رہیں گی۔ آپ نے اس بات سے لاعلمی کا اظہار کیا کہ تونس کے ”بے“ کو سلامتی کونسل کی کارروائی کے متعلق جو تار بھیجا تھا۔ وہ حکومت فرانس نے روک لیا ہے۔ پروفیسر بخاری نے کہا۔ کہ اگر یہ بات صحیح ہے۔ تو یہ اقدام کسی صورت میں بھی جائز نہیں کہا جا سکتا۔ نیز معلوم ہوا ہے۔ کہ تونس کے ایوان کے صدر کی کار کو چند نامعلوم لوگوں نے بم سے اڑا دیا۔ کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

سوڈان کا مصر کے ساتھ الحاق کا فیصلہ قطعی ہے

الاشقہ پارٹی کا اعلان

سوڈان کی الاشقہ پارٹی نے ایک تار کے ذریعہ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کو مطلع کیا ہے۔ کہ اگر سوڈان کے قومی مطالبات کو تسلیم نہ کیا گیا۔ تو برطانیہ کو سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ پارٹی نے مزید کہا ہے کہ سوڈان کو مصر کے ساتھ ملحق کر دیا جائے۔ اس کے سوا کوئی بات ان کے لئے قابل قبول نہیں ہوگی۔ برطانیہ میں سوڈان کی [illegible] پارٹی کے صدر [illegible] نے بھی ایک تار مسٹر ایڈن کو دیا ہے۔ جس میں لکھا گیا ہے۔ کہ برطانیہ سوڈان کو حکومت خود اختیاری [illegible] اس ملک کے مصر کے ساتھ الحاق کی مخالفت کی گئی ہے۔

نزدیک و دور سے

—— کراچی ۲۳ اپریل۔ یہاں مرغیوں کی دوسری کل پاکستان نمائش منعقد کی جا رہی ہے۔ جس میں پاکستان کے طول و عرض سے اچھی نسل کی مرغیاں برائے نمائش پیش کی جائیں گی۔ اس سلسلے میں اب تک ۴۰۰ مرغیاں پہنچ چکی ہیں۔ نمائش گاہ میں تعلیمی فلم بھی دکھائے جائیں گے جو مرغیوں کی افزائش نسل اور انہیں پالنے کے طریقوں پر مشتمل ہوں گے۔ وزیر زراعت پیرزادہ عبدالستار انعامات تقسیم فرمائیں گے۔ جمعہ اور اتوار کو نمائش مردوں کے لئے اور ہفتہ کو صرف عورتوں کے لئے کھلی رہے گی۔

—— لاہور ۲۳ اپریل۔ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں ممتاز محمد خان دولتانہ تین دن کے لئے بہاولپور کے انتخابی دورہ پر جا رہے ہیں۔ وزیر خزانہ [illegible] عبد الحمید بھی آپ کے ساتھ ہوں گے۔ وزیر صنعت سید علی حسین گردیزی نے سیالکوٹ میں کھیلوں کے سامان تیار کرنے والوں کا ایک اجلاس بلایا ہے۔ جس میں اس صنعت کو فروغ دینے اور اس کی مناسب امداد کرنے کے سوالات پر غور کیا جائے گا۔

—— کولمبو ۲۳ اپریل۔ سیلون کی بھارتی کانگرس کی مجلس عاملہ کا ایک ہنگامی اجلاس بلایا گیا ہے۔ جس میں حکومت سیلون کے اس فیصلے پر کہ ۵۰ء کے بعد آنے والے ہندوستانیوں کو عام انتخابات میں حصہ لینے کا حق نہیں ہوگا۔ عدم تعاون کے منصوبے پر غور کیا جائے گا۔

—— لندن ۲۳ اپریل۔ برطانوی سفیر سر رالف سٹیونسن۔ سوڈان کے گورنر جنرل اور برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کے درمیان مصر کے معاملات پر بات چیت آج بھی جاری رہی۔ ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کیا گیا۔ کہ آیا مصر کے سابق سفیر عمر پاشا کو بھی گفتگو میں شامل کیا جائے یا نہیں۔

—— جوہانسبرگ ۲۳ اپریل۔ جنوبی افریقہ کی یونائیٹڈ پارٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ عدالت عالیہ سے درخواست کرے گی۔ کہ حکومت کو عدالتوں پر مجوزہ پابندیاں عائد کرنے سے روک دے۔ اور اس سلسلے میں قبل از وقت امتناعی احکامات جاری کر دیئے جائیں۔ یونائیٹڈ پارٹی نے اس غرض کے لئے ایک جلسہ عام ٹرانسوال کے مقام پر منعقد کیا۔ جس پر نیشنلسٹوں نے پتھراؤ کیا۔ اور یونائیٹڈ پارٹی کے جھنڈے بھی نذر آتش کر دیئے گئے۔

—— کراچی ۲۳ اپریل۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد علی اور وزیر مواصلات سردار بہادر خان مشرقی پاکستان کے گیارہ روزہ دورے پر روانہ ہونے والے ہیں۔ وہ سلہٹ۔ چالنہ اور چٹاگانگ جائیں گے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نام

حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا کی وفات پر ہمدردی کے پیغامات

حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا کی وفات پر کثرت سے اظہار افسوس و ہمدردی کے پیغامات موصول ہو رہے ہیں۔ جن میں سے چند درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

مکرم مولوی صدر الدین صاحب امیر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور

آپ کی والدہ صاحبہ محترمہ کی وفات کی خبر سنکر بہت رنج ہوا۔ صدر الدین

چوہدری ظفر اللہ خانصاحب وزیر خارجہ پاکستان

حضرت اماں جان کی وفات کی خبر سنکر مجھے سخت تکلیف محسوس ہوئی۔ خدا تعالےٰ آپ پر اپنے افضال کی بارش برسائے۔ اور آپ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

ظفر اللہ خان

مسٹر و مسز سی ایس خان صاحب چیف کمرشل مینجر این۔ ڈبلیو۔ آر

اماں جان کی وفات کی خبر سنکر مجھے سخت رنج ہوا۔ خدا تعالےٰ مرحومہ پر اپنے نعما و برکات کی بارش نازل فرمائے۔ اور اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ میں خود حاضر ہوتا۔ مگر میری اہلیہ کی سخت بیمار ہے۔

چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر از واشنگٹن (امریکہ)

امریکن احمدی حضرت اماں جان کی وفات کی اندوہناک خبر سنکر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اس حادثہ رالیمہ پر حضور اور خاندان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ اپنے افضال و برکات کی بارش آپ پر برسائے اور اپنے جوار رحمت میں بہترین مقام عطا فرمائے۔ تمام امریکن مشن نماز جنازہ ادا کر رہے ہیں۔

(خلیل احمد ناصر)

ناظر صاحب اعلےٰ قادیان

ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان اور تمام جماعت ہائے ہند حضرت اماں جان کی وفات پر انتہائی رنج وغم کا اظہار کرتی ہیں۔

ناظر اعلےٰ قادیان

مولوی برکات احمد صاحب بی۔ اے راجیکی ناظر امور عامہ قادیان

حضرت اماں جان کی وفات حسرت آیات پر میں گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہوں۔

برکات احمد راجیکی

عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال قادیان

حضرت اماں جان کی وفات کے نا قابل تلافی نقصان نے تمام جماعت احمدیہ کو یتیم کر دیا ہے۔ میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں۔ حمید عاجز

مرزا برکت علی صاحب آف ایران از قادیان

حضرت اماں جان کی وفات پر میں اپنی اور اپنے خاندان کی طرف سے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہوں۔ برکت علی

سردار جواہر سنگھ صاحب بزاز قادیان

حضرت اماں جان کی افسوسناک وفات پر میں گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہوں۔ جواہر سنگھ

صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب از لکھنؤ

حضرت اماں جان کی وفات کی خبر سنکر انتہائی صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون خدا تعالےٰ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت کی مدد فرمائے۔ وسیم احمد

امیر جماعت احمدیہ دہلی

حضرت اماں جان کی وفات کی خبر یہاں بڑے افسوس کے ساتھ سنی گئی۔ جماعت احمدیہ دہلی اس قومی نقصان میں تمام جماعت کی شریک ہے۔ امیر جماعت احمدیہ دہلی

پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ بمبئی

حضرت اماں جان کی وفات سے بے حد رنج ہوا۔ خدا تعالےٰ اماں جان پر اپنے دائمی افضال و نعماء کی بارش برسائے۔

پریذیڈنٹ

پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ بنگلور

حضرت اماں جان کی وفات پر ہماری اور جماعت کی طرف سے دلی ہمدردی قبول فرمائیں۔ پریذیڈنٹ

عسر ہو یسر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو
کچھ بھی ہو بند مگر دعوت اسلام نہ ہو

کیا آپ حضور کے اس ارشاد کے مطابق تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ (مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

احمدی احباب و خواتین کے لئے ضروری اعلان

جملہ احمدی احباب اور خواتین سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ اگر ذاتی طور پر انہیں کسی ایسے واقعہ کا علم ہو جو سیدۃ النساء حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا کی سیرۃ طیبہ پر روشنی ڈال سکے تو وہ فوراً مختصر طور پر سلیس زبان میں لکھ کر ایڈیٹر الفضل لاہور کے نام ارسال فرمائیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء (ادارہ)

نظارت امور عامہ کی طرف سے اعلان

نظارت امور عامہ کی طرف سے یہ اعلان کرا دیا گیا تھا کہ

(۱) نظارت امور عامہ کی جملہ دفتری خط و کتابت خواہ وہ نظارت ہذا کے کسی شعبہ سے متعلق ہو اس کا جواب "ناظر امور عامہ" کے عہدہ پر دیا جایا کرے۔

(۲) نظارت امور عامہ کی چٹھی کا جواب دیتے وقت نظارت کی اس چٹھی کا نمبر حوالہ (نشان) معہ تاریخ ضرور لکھا کریں۔ مگر دوستوں کی طرف سے اس پر پوری طرح عملدرآمد نہیں ہوتا جس سے ڈاک کی تعمیل میں توقف اور مشکلات پیش آتی ہیں۔ اس لئے سب دوستوں اور عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کو پھر بذریعہ اعلان ہذا یاددہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ وہ (۱) جملہ دفتری خط و کتابت ناظر امور عامہ کے عہدہ پر کیا کریں۔ خواہ کسی شعبہ سے متعلق ہو (۲) نظارت ہذا کی چٹھی کا جواب دیتے وقت اس کا نمبر حوالہ (نشان) معہ تاریخ ضرور لکھا کریں۔ (ناظر امور عامہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے۔

اعلان

سندھ ویجی ٹیبل آئیلز اینڈ الائیڈ پروڈکٹس کمپنی لمیٹڈ ربوہ کا ایک غیر معمولی جنرل اجلاس مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۵۲ء بروز منگل بوقت ۹ بجے صبح کمپنی کے دفتر میں ہو رہا ہے۔ لہٰذا جملہ حصہ داران کمپنی سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی اس اجلاس میں ضرور شرکت فرما کر اپنے مشورہ سے مستفیض فرمائیں۔ باوجود اس بات کے جانتے ہوئے کہ اس کمپنی میں آپ کا ہی روپیہ خرچ ہو رہا ہے۔ آپ اس کے کاروبار میں دلچسپی نہیں لے رہے ہیں۔ اس لئے بذریعہ اخبار یہ اعلان کرایا جا رہا ہے۔ رجسٹرڈ نوٹس بھی بذریعہ ڈاک ہر ایک حصہ دار کے نام علیحدہ علیحدہ بھجوایا جا رہا ہے۔ والسلام

چیئرمین سندھ ویجی ٹیبل آئیلز اینڈ الائیڈ پروڈکٹس کمپنی ربوہ

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۵۲ء

ینقطع اباءک و یبدء منک

کل ہم نے عرض کیا تھا کہ خاتم النبیین سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو پیشگوئیاں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق فرمائی ہیں۔ ان میں سے ایک نہائت اہم پیشگوئی یہ بھی ہے کہ "یتزوج و یولد لہ" پھر اس پیشگوئی کی تصدیق باللفظ حضرت ولی نعمت اللہ شاہ کی پیشگوئی سے بھی ہوتی ہے کہ

"پسرش یادگار مے بینم"

اور دیگر ارشادات سے دیگر صلحائے اسلام نے بھی اس کی تصدیق فرمائی ہے۔ جیسا کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اور خواجہ میر محمد ناصر علیہ الرحمۃ بانی طریقہ محمدیہ کے کشوف سے ظاہر ہوتا ہے۔

حضرت خواجہ میر محمد ناصرؒ کا اشارہ تو نہائت واضح ہے۔ جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کہ "لا مھدی الا عیسٰی" کا نہ صرف مفہوم ہی واضح ہوتا ہے۔ بلکہ وہ ظاہری رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بانی طریقہ محمدیہ کے جانشین خواجہ امیر ناصرؒ کی پوتی سیدۃ النساء حضرت ام المومنین نصرت جہاں بیگم رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے نکاح سے پوری ہو گئی ہے۔

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تعلق میں مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی کس قدر اہم ہے۔ اس کا اندازہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ ذیل الہام سے ہو سکتا ہے

ینقطع اباءک و یبدء منک

(حقیقۃ الوحی ص۷۶)

یعنی تیرے باپ دادے کا ذکر منقطع ہو جائیگا اور تیرے بعد سلسلہ خاندان کا تجھ سے شروع ہوگا۔"

اب مسیح موعود علیہ السلام کے باپ دادے کا خاندان کوئی معمولی خاندان نہیں [illegible] اس کا اندازہ حضور اقدس علیہ السلام کی مندرجہ ذیل عبارت سے کسی قدر ہو سکتا ہے۔ جو حقیقۃ الوحی کے ص۷۶ کے حاشیہ سے ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔

"یاد رہے کہ ظاہری بزرگی اور وجاہت کے لحاظ سے اس خاکسار کا خاندان بہت شہرت رکھتا تھا۔ بلکہ اس زمانہ تک بھی کہ اس خاندان کی دنیوی شوکت زوال کے قریب قریب تھی۔ میرے دادا صاحب کے اس نواح میں بیاسی گاؤں اپنی ملکیت کے تھے اور پہلے اس سے وہ والیان ملک کے رنگ میں بسر کرتے تھے۔ اور کسی سلطنت کے ماتحت نہ تھے۔ اور پھر رفتہ رفتہ حکمت اور مشیت ایزدی سے سکھوں کے زمانہ میں چند لڑائیوں کے بعد سب کچھ کھو بیٹھے اور صرف چھ گاؤں ان کے قبضہ میں رہے۔ اور پھر دو گاؤں اور ہاتھ سے جاتے رہے اور صرف چار گاؤں رہ گئے۔ اور اس طرح سے دنیوی شوکت جو کسی کے ساتھ وفا نہیں کرتی زوال پذیر ہو گئی۔ بہرحال یہ خاندان اس نواح میں بہت شہرت رکھتا تھا۔ مگر خدا تعالےٰ نے نہ چاہا کہ یہ عزت دنیوی حیثیت تک محدود رہے۔ کیونکہ دنیا کی عزتوں کا بجز بے جا نخوت اور تکبر اور غرور کے اور کوئی ماحصل نہیں۔ اس لئے اب خدا تعالےٰ اپنی پاک وحی میں وعدہ دیتا ہے۔ اور مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ اب یہ خاندان اپنا رنگ بدل لے گا۔ اور اس خاندان کا سلسلہ تجھ سے شروع ہوگا۔ اور پہلا ذکر منقطع ہو جائے گا اور اس وحی الٰہی میں کثرت نسل کی طرف بھی اشارہ ہے۔ یعنی نسل بہت ہو جائے گی۔"

(حقیقۃ الوحی حاشیہ ۷۶۔۷۷)

ایسے عظیم الشان خاندان کا بالکل منقطع ہو جانا اور اس کی بجائے گویا "نئی زمین اور نئے آسمان" کا پیدا ہونا کوئی معمولی بات نہیں۔ اب یہ انقطاع وابدار خاندان دو طرح سے ہوا ہے

(۱) آپ کی نسل کے علاوہ خاندان کے تقریباً باقی تمام افراد مٹ گئے۔ اور ان کی اولاد سے اگر کوئی بچا بھی تو اس نے احمدیت قبول کر کے گویا مسیح موعود علیہ السلام کی ہی روحانی اولاد بننا اختیار کر لیا۔

(۲) آپ کی صلبی نسل محیر العقول طور سے بڑھی اور پھیلی۔ پہلی صورت بھی اگرچہ بڑی اہم ہے اور اس سے بھی مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئیوں کا بڑا تعلق ہے۔ لیکن اس میں منفی پہلو زیادہ اہم ہے مثبت پہلو سے اپنی پوری شان کے ساتھ یہ پیشگوئی دوسری صورت میں پوری ہوئی ہے۔ یہاں اسی کے متعلق ہم کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔

اس لحاظ سے پہلی بات یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نکاح ایک ایسے خاندان میں ہوا۔ جو نہ صرف اپنی دنیوی وجاہت کے لحاظ سے بلکہ روحانی شان کی وجہ سے بھی ہندوستان کے اسلامی خاندانوں میں بے نظیر ہے۔ اس نکاح کے متعلق حضور اقدس کو کئی الہامات ہوئے جو سیدۃ النساء حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی ذات پر لفظ بلفظ منطبق ہوتے ہیں۔ ہم اس مختصر جائزہ میں پوری تفصیلات میں نہیں جا سکتے۔ خود مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں ایک بات سن لیجئے۔

"چونکہ خدا تعالےٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمائت اسلام کی ڈالے گا۔ اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا۔ جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے۔ جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلائے۔"

(تریاق القلوب ص۶۴۔۶۵)

اس عظیم الشان نئے خاندان کی بنیاد جس سے پرانا خاندان منقطع ہو جانا تھا ایسی ہی عظیم الشان ہونی چاہیئے تھی۔ اس سے تصور کیجئے کہ حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا کی شان کتنی بلند ہے!

دوسری بات جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انقطاع واباء والی پیشگوئی کے مثبت پہلو کے لحاظ سے قابل غور ہے۔ وہ اس پہلی بات سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ یعنی یہ کہ نہ صرف یہ کہ حضرت ام المومنینؓ کے بطن مبارک سے مسیح موعود علیہ السلام کی وہ نسل ظاہری لحاظ سے بکثرت چلی بلکہ روحانی لحاظ سے بھی پیشگوئی کا ایک ایک لفظ پورا ہو کر رہا۔

اب صرف مادی لحاظ سے دیکھئے کہ اس وقت جبکہ سیدہ ام المومنینؓ کا انتقال ہوا قریباً ۱۳۹ افراد بیٹے بیٹیوں پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں کی صورت میں موجود ہیں۔ گویا مادی لحاظ سے بھی حضور اقدسؑ کا نہ صرف مندرجہ بالا الہام ہی پورا ہوا۔ بلکہ مادی لحاظ سے بھی پورا ہوا جو قرآن کریم کے ہی الفاظ میں کئی بار آپ کو ہوا یعنی

انا اعطینٰک الکوثر

اور اس الہام کا روحانی پہلو عظیم فعال جماعت کو الگ کر کے دیکھا جائے۔ اور صرف سیدہؓ کی نسل تک ہی محدود رکھا جائے۔ تو پھر بھی دیکھنے والوں کی نگاہ میں چکا چوند پیدا کرنے والا ثابت ہوگا۔ مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ مندرجہ بالا کے اس حصہ کو دیکھئے۔

"چونکہ خدا کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمائت اسلام کی ڈالے گا۔ اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا۔ جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا۔"

حضور اقدس کی پیشگوئی کا وہ حصہ جس کا ذکر ان الفاظ کے شروع میں کیا گیا ہے۔ جس شان کے ساتھ پورا ہوا ہے۔ وہ اتنا ظاہر و باہر ہے۔ کہ یہاں اشارہ کی بھی ضرورت نہیں ع

آفتاب آمد دلیل آفتاب

بے شک المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز حضرت ام المومنینؓ کے چمنستان کے گل سرسبد ہیں۔ مگر ذرا دوسرے پھولوں کے رنگ و بو کا بھی ملاحظہ فرمائیے۔ کیا قمر الانبیاء حضرت میاں بشیر احمد سلمہ اللہ تعالےٰ اور "وہ بادشاہ آیا" حضرت میاں شریف احمد سلمہ اللہ تعالےٰ سیدہ نواب مبارکہ بیگم (الہامی) سلمہا اللہ تعالےٰ اور دخت کرام سیدہ امۃ الحفیظ سلمہا اللہ تعالےٰ جیسے خوش رنگ اور خوشبودار پھول کسی اور چمنستان میں آج مل سکتے ہیں؟

اگر دنیا جہاں کے چمنستانوں والے یہ آرزو کریں کہ ان کے چمنستانوں کے پھول بھی ایسے ہی خوش رنگ اور خوشبودار ہوں۔ تو کیا وہ حق بجانب نہیں ہوں گے؟

مالی کی ضرورت

قصر خلافت اور اس سے ملحقہ حضور کی کوٹھیوں کے لئے ایک مالی کی ضرورت ہے ضرورت مند دوست اپنی درخواست مقامی عہدہ دار کی رپورٹ کے ساتھ بھجوائیں۔ یہ بھی لکھیں کہ پہلے کیا تجربہ ہے۔ اور کہاں کہاں کام کیا ہے۔ اور کیا تنخواہ لینا چاہتے ہیں: (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین)

درخواستہائے دعا

(۱) میرا لڑکا [illegible] چھوٹی لڑکیاں تحت بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے نیز میری مالی تنگی کے دور ہونے کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ عبدالرحمٰن ولد امام الدین صاحب مرحوم ڈسکہ (۲) سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور آج کل ضعف قلب کی وجہ سے بیمار اور گنگا رام ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ سردار [illegible]

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے ایک سوال کا جواب

کیا قلیل آمدنی والے کو برتھ کنٹرول کرنا جائز ہے؟

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ایک دوست نے بذریعہ خط یہ سوال دریافت کیا ہے۔ کہ

"ایک آدمی کی تنخواہ بہت قلیل ہے۔ اور آمدنی کا اور کوئی ذریعہ سوائے تنخواہ کے نہیں۔ اور تنخواہ مثلاً پچاس یا ساٹھ روپے ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اس قدر قلیل تنخواہ میں آج کل کے زمانہ میں بمشکل دو تین حد چار آدمیوں کا گذارہ ہو سکتا ہے۔ اب ایک خاندان میں دو میاں بیوی اور ان کے تین یا چار بچے ہیں۔ دونوں میاں بیوی جوان اور تندرست ہیں۔ اور ان کے سال بسال بچے ہو سکتے ہیں۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ اگر ان کے بچے زیادہ ہو جائیں گے۔ تو ان کی پرورش اور صحیح رنگ میں تعلیم و تربیت مشکل بلکہ ناممکن ہو جائے گی۔ تو از روئے اسلام ان میاں بیوی کو برتھ کنٹرول یعنی ضبطِ تولید کی اجازت ہے یا نہیں۔ اگر عورت کی زندگی یا صحت بچانے کے لئے ضبطِ تولید کی اجازت ہے۔ تو بچوں کی صحت بچانے اور ان کی اچھی طرح سے پرورش کرنے اور تعلیم و تربیت کرنے کے لئے کیوں اس امر کی اجازت نہ ہو۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سوال کا جو جواب دیا۔ وہ افادۂ احباب کے لئے الفضل میں شائع کیا جاتا ہے:۔

حضور نے فرمایا:۔ "آپ کے خط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ پہلے اپنا ایک ماحول تجویز کرتے ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں۔ کہ ہمارے اس ماحول کے مطابق خدا تعالےٰ کا قانون یہ ہونا چاہیئے۔

سوال تو یہ ہے۔ کہ یہی ماحول لڑائی کے دنوں میں قوم کا ہوتا ہے یا نہیں؟ کیا مائیں اس وقت نہیں کہتیں۔ کہ ہمارے بچے قتل ہونے کے لئے کیوں جائیں۔ آپ اس وقت کیا کہیں گے؟ کیا یہ کہ اس قسم کا ماحول ہے۔ بچے قتل ہوتے ہیں۔ قوم کا نقصان ہوتا ہے۔ ہم کیا کریں۔ آجکل تو آپ کہتے ہیں۔ پچاس ساٹھ روپے ماہوار ملتے ہیں۔ جس میں زیادہ آدمیوں کا گزارہ نہیں ہو سکتا۔ سوال تو یہ ہے۔ کہ کیا ایسا بھی ہوتا ہے یا نہیں۔ کہ بعض کو پچاس بھی نہیں ملتے۔ بعض کو نوکری بھی نہیں ملتی۔ اس کو آپ روٹی کہاں سے کھلاتے ہیں۔ کیا اس کے لئے یہ جائز قرار دیتے ہیں۔ کہ وہ ڈاکے مارے اور لوگوں کا مال اٹھائے۔ تکلیفیں بے شک ہوتی ہیں۔ لیکن ہمیشہ چھوٹی سکیمیں بڑی سکیم کے ماتحت قربان کی جاتی ہیں۔ بڑی سکیم یہی ہے۔ کہ نسلِ انسانی کو بڑھنے دو۔ جب اس کے مصائب انتہا کو پہنچیں گے۔ وہ خود اپنا علاج نکال لے گی۔ اور قانونِ قدرت کی طرف لوٹے گی۔

آپ کی انہی دلیلوں نے ہندوستان میں مسلمانوں کو تباہ کیا ہے۔ اگر مسلمان تبلیغ اسلام کرتا۔ اور اگر مسلمان بچے پیدا کرتا۔ تو اس میں کوئی شبہ نہیں۔ وہ بھوکے مرتے۔ لیکن بھوکے مرنے کی کوئی حد ہوتی ہے۔ ایک دن جا کر بند ٹوٹ جاتا ہے۔ اور وہی بھوکا مرنے والی قوم بادشاہ بن جاتی ہے۔ مسلمانوں کے ہاں تو کثرتِ ازدواج بھی ہے۔ وہاں تو اور بھی زیادہ بھوکے مرنے والے بچے پیدا ہونے چاہئیں۔ اگر یہ فاقہ کرنے والا بیس کروڑ ہندوستان میں ہو چکا ہوتا۔ تو کیا وہ حال ہوتا جو آج ہؤا ہندوستان کی آزادی کے بعد مسلمان بجائے ایک ٹکڑے پر راضی ہونے کے آج سارے ہندوستان پر حکومت کرتا۔

مجبوریاں اور معذوریاں صرف آپ کے قانون کے ماتحت نہیں لگتیں۔ وہ اور ہزاروں مثالوں میں بھی لگتی ہیں۔ یہی مجبور و معذور آدمی جس کے متعلق آپ کہتے ہیں۔ کہ اگر اس کے ہاں بچہ پیدا ہؤا۔ تو بھوکا مرے گا۔ اگر اس کے ہاں اولاد نہ ہوتی۔ تو وہ دوسری بیوی کرتا یا نہ کرتا۔ اور کیا اس ذریعہ سے ایک اور آدمی کا اضافہ ہو جاتا یا نہ ہو جاتا۔ یا آپ یہ کہتے کہ چونکہ یہ مجبور و معذور ہے۔ اس لئے اسے دوسری عورتوں سے ناجائز تعلقات کی اجازت مل جانی چاہیئے۔ آخر آپ اپنے قانون کو اپنی مرضی کے دائرہ میں کیوں محدود کرتے ہیں۔ اگر وہ کوئی قانون ہے۔ تو اسے وسیع ہونا چاہیئے۔"

حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا کی شفقت اپنے خدام سے

(از سیرۃ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا مصنفہ مکرم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مرحوم)

(۱)

بیگم صاحبہ حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب نے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی شفقت کے متعلق لکھا۔ کہ:۔

"۱۹۱۷ء کے جلسہ میں میں سیٹھ صاحب کے ہمراہ قادیان گئی۔ اس وقت میری پیاری بچی زینب گود میں تھی۔ ہم کو وہاں اماں جان کی زیارت نصیب ہوئی۔ حضرت اماں جان رضؓ نے ہمارے ساتھ نہایت شفقت کا سلوک فرمایا۔ جسے میں کبھی بھول نہیں سکتی۔ آپ نے ہمارے لئے حضرت مریم صدیقہ صاحبہ کے کمرے کے ساتھ جنوبی جانب کا کمرہ خالی کرا دیا۔ میری بچی کی آیا بیمار ہو گئی تھی۔ اماں جان کو جب یہ معلوم ہؤا۔ تو فوراً دو لڑکیوں کو میرے پاس کام کے لئے بھیج دیا۔ اماں جان ہمارا ہمارے زمانہ قیام میں ہر طرح خیال رکھتی رہیں۔ اور ہماری ہر طرح دلداری فرماتی رہیں۔ ہم اپنی مخدومہ کے ان اخلاق کو دیکھ کر بڑے حیران ہو رہے تھے۔"

(۲)

محترمہ ناجرہ بیگم صاحبہ بنت سیٹھ عبد اللہ بھائی صاحب لکھتی ہیں:۔

"۱۹۴۲ء کے سالانہ جلسہ پر میں بھی اپنے والدین کے ساتھ قادیان گئی۔ ہم اماں جان رضؓ کے مہمان ہوئے۔ آپ ان ایام میں بہت معروف الوقت ہوتی ہیں۔ ہزاروں عورتیں آپ کی زیارت کے لئے آتی ہیں۔ اس معروفیت کے علاوہ اماں جان کی اپنی طبیعت بھی ناساز تھی۔ مگر ان دونوں باتوں کے باوجود اماں جان ہمارا پورا خیال رکھتی تھیں۔ میری والدہ صاحبہ تھکان سے بیمار ہو گئیں۔ تو اماں جان نے ان کے لئے دوا کا انتظام فرمایا۔ اور بار بار ان کی صحت کا حال دریافت فرمائیں۔

کھانے کے وقت اماں جان ہم کو اپنے پاس بلا بھیجتیں۔ ہم کو کھانے میں شریک فرماتیں۔ اور ساتھ ساتھ اپنے بچپن کے زمانے کی باتیں سناتیں۔ آپ کے اندر بڑا جذب اور بڑی کشش ہے۔ آپ جب بلاتیں۔ تو مجھے "پیاری بیٹیا" کہہ کر بلاتیں۔ آپ کی محبت اور شفقت تو ایسی ہے۔ کہ میں نے کہیں دیکھی ہی نہیں۔ اپنے پیارے اور متبرک ہاتھوں سے کھانا ڈال کر دیتیں۔ گرم گرم روٹی میں گھی اور گڑ ڈال کر اس کو مل کر نوالہ بنا کر دیتیں۔ سبحان اللہ! یہ اخلاق تو سوائے اماں جان کے اور کسی کے نہ ہوں گے۔ اماں جان خود بہت ہی کم خوراک تناول فرماتی ہیں۔

اس سفر میں ہمارا سامان ریل میں دہلی کے سٹیشن پر رہ گیا۔ اس لئے ہم کو بڑی تکلیف ہو گئی۔ کپڑے بہت میلے کچیلے ہو گئے۔ اس لئے میں شرم کے مارے ہر وقت برقع پہنے رہتی۔ تو اماں جان نے وجہ دریافت فرمائی۔ جب ان کو سامان پیچھے رہ جانے کا علم ہؤا۔ تو بہت رنج ہؤا۔ اور سامان ملنے کے لئے دعا فرمانے لگیں۔

دو دن بعد سامان آ گیا۔ اور ہم نے کپڑے بدلے۔ تو اماں جان نے ہم کو مبارکباد دی۔ میری پیٹھ پر تھپکی دے کر فرمایا۔ "میں اپنی پیاری بیٹی کے لئے اٹھتی بیٹھتی دعا کرتی تھی۔"

جلسہ کے دوسرے دن اماں جان کے سر درد ہو رہی تھی۔ ہم کچھ عورتیں حلقہ بنا کر اماں جان کے گرد بیٹھی ہوئی تھیں۔ کہ ایک خادمہ نے آ کر کہا۔ کہ اماں جان! باہر صحن میں بہت سی بیبیاں زیارت کے لئے بیٹھی ہیں۔ آپ اسی وقت ان کو ملنے کے لئے باہر تشریف لے گئیں۔ ہر ایک سے بات کی۔ اس کی حالت دریافت کی۔ شرف مصافحہ بخشا۔

اماں جان نے ہمارے ساتھ اس قدر شفقت کا برتاؤ کیا۔ کہ واپسی پر ہمارے لئے اپنے ہاتھ سے توشہ تیار کر کے دیا۔ ہمارے سامان کی گنتی فرمائی۔ اور اپنی دعاؤں کے ساتھ ہم کو رخصت کیا۔ ہم یہ تبرک سکندر آباد تک ساتھ لائے۔"

(۳)

سیٹھ یوسف الہ دین صاحب لکھتے ہیں:۔

"جب میں قادیان میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ تو میں بچہ ہی تھا۔ حضرت اماں جان کے پاس میں زیارت کے لئے جایا کرتا تھا۔ حضرت اماں جان مجھ سے اس طرح سلوک فرماتیں۔ جس طرح ایک شفیق ماں اپنے بچے سے سلوک کرتی ہے۔ آپ گھنٹوں مجھے اپنے پاس بٹھائے رکھتیں۔ کھانے کا وقت ہوتا۔ تو کھانا کھلاتیں۔ آپ ایسے طرز اور شفقت سے باتیں فرماتیں۔ جس سے میری گھر اور والدین سے دوری کی وجہ سے گھبراہٹ اور بے چینی دور ہو جاتی۔ اور گھر اور والدین کی یاد بھول جاتی۔ میرے ساتھ ایک اور لڑکا محمد اسحاق جو منٹگمری کا تھا۔ جایا کرتا تھا۔ اماں جان کا اس سے بھی یہی سلوک تھا۔"

(۴)

محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ چودھری جلیل احمد صاحب ناصر بی۔ اے واقف تحریک جدید بنت حضرت سیٹھ محمد غوث صاحب حیدر آباد تحریر فرماتی ہیں:۔

(۱) "دو سال قبل میں سخت بیمار ہو گئی تھی۔ مگر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ اور خاندانِ نبوت کی دعاؤں سے اللہ تعالےٰ نے مجھے صحت

دے دیں۔ صحت کے بعد میں جب سالانہ جلسہ پر آئی۔ اور حضرت اماں جان سے ملنے گئی۔ تو اس وقت حضرت اماں جان پلنگ پر آرام فرما رہی تھیں۔ مجھے دیکھ کر بہ شفقت اماں اٹھ کر بیٹھ گئیں۔ مسرت سے آپ کا چہرہ مبارک چمک اٹھا۔ اور فرمانے لگیں۔ کہ:۔

"خدایا شکر ہے۔ میں نے حفیظ کو زندہ دیکھ لیا۔"

یہ ہے اس شفقت کا ایک ادنیٰ کرشمہ جو اپنے خدام سے ہمیشہ روا رکھتی ہیں۔"

(۲) "میں نے ایک دفعہ حضرت اماں جان سے عرض کی۔ کہ اماں جان میری انگوٹھی پر دعا کردیں۔ آپ نے میری اس درخواست پر نہایت شفقت سے اس انگوٹھی کو لے لیا۔ اور فرمایا۔ اب رات کو اچھی طرح اس پر دعا کروں گی۔ یہ کہہ کر انگوٹھی اپنی انگلی مبارک میں پہن لی۔ اور رات کو دعا فرما کر صبح کو ملازمہ کے ہاتھ میرے مکان پر بھیج دی۔"

—— (۵) ——

والدہ صاحبہ ڈاکٹر محمد احمد صاحب قادیانی جو جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی حرم محترم ہیں۔ نے تحریر فرمایا:۔

"حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے مبارک قدموں میں رہتے ہوئے اس عاجزہ کو ۲۵ سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ اس عرصہ میں میں نے ہمیشہ ہی ان کو ماؤں کی طرح شفقت کرتے ہوئے پایا۔ شروع شروع میں وطن چھوڑنے کی وجہ سے میری طبیعت بہت اداس رہتی تھی۔ پریشانی کی حالت میں حضرت ام المومنین کی خدمت میں حاضر ہو جایا کرتی۔ اور جب میں وہاں جاتی۔ تو مجھے ایسا معلوم ہوتا۔ کہ میں نئی دنیا میں آگئی ہوں۔ اور مجھے وہ نعمت حاصل ہو گئی۔ جس کے آگے تمام نعمتیں ہیچ ہیں۔ کچھ عرصہ بیٹھ کر گھر واپس آ جاتی۔ اور دلی سکون و اطمینان حاصل ہو جانے کی وجہ سے اپنے کام میں مشغول ہو جاتی۔ کبھی میرا چہرہ دیکھ کر اماں جان پہچان لیتیں۔ اور فرماتیں۔ کیوں پریشان کیوں ہو؟"

—— (۶) ——

محترمہ امۃ الحی صاحبہ بنت جناب سیٹھ محمد غوث صاحب حیدر آباد دکن لکھتی ہیں:۔

"میں پہلی مرتبہ ۱۹۳۳ء کے سالانہ جلسہ پر قادیان آئی۔ اور یہی میرا پہلا قادیان کا سفر تھا۔ اور اسی موقع پر میں نے حضرت اماں جان کی پہلی مرتبہ زیارت کی۔ اس سال ہم اپنی والدہ مرحومہ کا جنازہ بھی لیکر گئے تھے۔

دوسرے دن ہم حضرت اماں جان سے ملنے گئیں۔ شام کا وقت تھا۔ سردی کافی تھی۔ حیدر آباد دکن میں سردی کم پڑتی ہے۔ اس لئے عام طور پر ٹھنڈے کپڑے استعمال ہوتے ہیں۔ اماں جان نے مجھے جالی کا کرتہ پہنے ہوئے دیکھ کر فرمایا:۔

"لڑکی! تم کم از کم انگیٹھی کے پاس ہی بیٹھ جاؤ۔ ان دنوں نمونیہ ہونے کا بہت خطرہ ہوتا ہے۔ خوب گرم رہا کرو۔"

۱۹۳۹ء کے جلسہ سالانہ پر ہم پھر قادیان گئے۔ ان ایام میں صاحبزادی امۃ القیوم کی شادی کی تقریب ہونے والی تھی۔ اس لئے میں اور میری باجی امۃ الحفیظ بیگم وہاں چھ ماہ تک حضرت ام طاہر احمد صاحب کے مکان میں مقیم رہیں۔ اس لئے ہم کو خاندانِ نبوت کے ہر فرد کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔

وہ دن ہمارے لئے بڑے ہی ایمان پرور اور روح افزا تھے۔ ہم ہر روز حضرت اماں جان کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ آپ ہم سے حیدر آباد کے تمدن۔ وہاں کے لوگوں کے اخلاق عادات۔ دینی حالات۔ رسم و رواج کے متعلق پوچھا کرتی تھیں۔ آپ اکثر مغرب کے وقت تشریف لایا کرتی۔

گرمیوں کے دن تھے۔ پھولوں کے ہار گلے میں ہوتے۔ اور ایک دو اپنے ہاتھ میں۔ وہ ہار آپ باجی قیوم کو پہناتیں۔

ایک دن حضرت آپا جان (ام طاہر رض) نے اماں جان سے آپ کے گلے کا ہار تبرکاً مانگا۔ اس وقت میں بھی وہاں کھڑی تھی۔ آپ نے مجھے دیکھ کر ازراہِ شفقت ایک ہار مجھے بھی مرحمت فرما دیا۔ وہ ہار! وہ انمول ہار! جس کی قیمت کا اندازہ نہیں وہ آج تک میرے پاس محفوظ ہے۔ یہ ہے اماں جان کی شفقت اپنے خدام کے ساتھ۔

آپ کی شفقت کی باتیں تو گنی نہیں جا سکتیں۔ جب میں قادیان سے آنے لگی۔ تو میں آپ سے ملنے گئی۔ آپ نے دعا دی۔ فرمایا:۔

"اچھا جاؤ۔ خدا تمہارا حافظ و ناصر ہو۔ خدا تمہیں خیریت سے اپنے گھر پہنچائے۔ اپنے ابا کو میرا اسلام کہنا۔"

پھر جب میں چلنے لگی۔ تو فرمایا۔ کہ "کیا گلے نہیں ملو گی" آپ اس وقت چارپائی پر تشریف فرما تھیں۔ آپ کے اس فقرے نے میرے اندر رقت بھر دی۔ اور میں چشم پرآب ہو کر آپ کے گلے سے لپٹ گئی۔ آپ نے بڑی دیر تک مجھے اپنے سینے سے لگائے رکھا۔ میں اس وقت دنیا کی تمام راحتوں سے ہم آغوش تھی۔ مجھے سارے دکھ اور درد بھول گئے۔ اور بارہ سال کے بعد مجھے پھر ایک بار اپنی ماں کی کھوئی ہوئی محبت اور شفقت آپ کے سینے سے لگ کر محسوس ہو رہی تھی۔"

تاریخہائے وفات حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا

از مکرم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل

۲۱ ماہ اپریل سوا آٹھ بجے صبح یہ خبر الم اثر ریڈیو پر سن کر کہ سیدۃ النساء ام المومنین رض راہی ملک بقا ہو گئیں۔ جو صدمہ جانکاہ ہوا وہ دلِ من داند و من دانم و داند دلِ من۔ العین تدمع و القلب یحزن و ما نقول الا ما یرضی بہ ربنا الحی القیوم آہ ایک نہایت ہی بابرکت وجود باجود سے ہم وابستگان دامن مہدویت محروم رہ گئے۔ آج سے پینتالیس سال پیشتر جو سانحہ ہوشربا و واقعہ جانگزا اسی لاہور میں گذرا وہ سب میری آنکھوں کے سامنے آگیا اور دیر تک مبہوت رہا۔ گذشتہ تین ہفتے سخت فکر و تشویش میں درود و استغفار اور دعا بحضور پروردگار کرتے گذرے۔ آخر وہی ہوا جس کا دھڑکا تھا اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے اپنا کام کیا۔ شب درمیان ۱۶/۱۷ اپریل کو میں نے ایک رؤیا دیکھا۔ جس میں مسجد کی محراب والی دیوار سے نورانی کرنیں نکل رہی ہیں اور نظر آتا ہے کہ اسے کریک آگئی ہے۔ اس کے بعد یہ مصرع تھا۔

سیدہ نصرت جہاں بے غم ہوئی

میں نے اپنی دل کی تمنا کے مطابق سمجھا۔ کہ بیماری کی تکلیف رفع ہو جائے گی۔ چنانچہ الفضل میں نسبتاً افاقہ پڑھا ۱۶/۱۷ اپریل کو ایک اور رویاء میں ایک دیوار زیر تعمیر و مرمت دیکھی جس کی نسبت نگران کار محمد شفیع مجھے کہتے ہیں کہ سائنٹیفک طور پر خاص خاص مقامات کی پختگی تمام دیوار کو مستحکم کر دیتی ہے اور ایک بزرگ جن کی صرف نورانی سفید ریش اور ہونٹ نظر آ رہے ہیں مجھ سے پوچھتے ہیں مغفور اور مغفورہ میں کتنا فرق ہے۔ آخر میں باعتبار اعداد ابجدی فرمایا۔

میں نے کہا پانچ کا۔ فرمانے لگے پچھتالی ۴۵ یعنی پینتالیس۔ ابھی میں کچھ سمجھا نہیں اور وہ غائب ہو گئے۔

آج خبر وفات سن کر خیالات کی رو میں اول تو میری زبان پر لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون تھا اور ساتھ ہی مجھے اپنی والدہ ماجدہ مرحومہ آئیں اور اسی سلسلہ میں یہ بات کہ حضرت والد بزرگوار رضی اللہ عنہ نے والدہ کی وفات پر (جن کا نام مریم بیگم تھا) مجھے بتلایا کہ مریم بیگم سے ۱۳۲۴ ہجری تاریخ وفات نکلتی ہے۔ تب میرا ذہن اس مصرع میں سیدۃ النساء کے نام میں بیگم کو بے غم کیے جانے کی طرف متوجہ ہوا اور میں نے اعداد شمار کئے۔ تو

سیدہ نصرت جہاں بے غم ہوئی

سے ۱۹۵۲ نکلے۔ اس وقت یہ انکشاف ہوا کہ یہ سال رحلت بتایا گیا تھا۔ اسی سلسلہ میں مغفور کے اعداد (۱۳۲۶) تو معلوم تھے۔ اور یہ بھی کہ یہ سال (قمری ہجری) سال وصال حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہے۔ مغفورہ کے اعداد (۱۳۳۱) ہیں تو یہ شمسی ہجری سال رحلت حضرت ام المومنین ہوا۔ ۱۶/۱۷ اپریل اور بعد میں آج تک میرا دھیان ادھر نہیں گیا۔ اب مجھ پر یہ بھی کھل گیا کہ اس بزرگ نے ۴۵ کیوں فرمایا تھا۔ (۱۳۲۶) اور (۱۳۷۱) سن قمری ہجری میں ۴۵ ہی کا فرق ہے۔ جیسا کہ ۱۹۰۸ء اور ۱۹۵۲ء میں بھی اتنا ہی فرق ہے۔ تریاق القلوب میں حضور مغفور نے بائیبل کی ایک پیشگوئی درج فرمائی ہے۔ جس میں مبارک وجود (۱۲۹۰) سے ۱۳۳۵ تک آتا ہے۔ اور میں نے ۱۳۳۵ہجری کو ایک نظم لکھی تھی جو الفضل میں چھپ چکی ہے اور ۱۳۳۵ کو اعلیٰ درجے کی ترقی سلسلہ کا ذکر ہے۔ اب دوسرے رنگ میں شمسی ہجری ۱۲۹۰ تا ۱۳۳۵ بار دگر دیکھئے۔ جو ۱۹۱۴ء سے یہ زمانہ شروع ہے۔ جب تکمیل اشاعت ہدایت کا کام خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے شروع کیا۔

۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی عمر ثمانین حولاً او قریباً من ذالک کی نسبت فرمایا ہے کہ چار پانچ سال کم یا چار پانچ سال زیادہ (تذکرہ صفحہ ۵۹۷) اور ایک مقام پر پانچ چھ سال زیادہ کم تحریر کیا۔ گویہ قریباً کی تشریح ہے، گویا بلحاظ کمی ۷۴-۷۶ باعتبار زیادت ۸۴-۸۶ عمر ہے۔ حضور انور کی پیدائش کا سال بہ تحقیق ۱۸۳۵ء ہے گویا شمسی لحاظ سے عمر مبارک ۷۴ اور قمری ۷۶ ہوئی۔ کلام الٰہی میں ریب اور اختلاف نہیں ہوتا۔ اب اس کی دوسری صورت یعنی ۸۴ تا ۸۶ سیدہ ام المومنین رضی اللہ عنہا (جو حضور کی زوجہ ہیں) کی عمر سے پوری ہو گئی۔ آپ کا سن پیدائش ۱۸۶۵ء ہے اور سال رحلت ۱۹۵۲ء۔ اور بھی کئی باتیں ہیں مگر ....

* نوٹ:۔ انگریزی میں زوجہ کو ہاف بیٹر کہتے ہیں ہندی اردھ انگنی

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر سے خط و کتابت کریں

مشرقی افریقہ پر ایک نظر

مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیاں

(از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

(۲)

سائیں لال حسین اختر کے بعد مولوی محمد حسین صاحب صاحب علوی وہاں گئے جو وہیں وفات پا گئے۔ علوی صاحب نے چند ماہ انجمن حمایت اسلام کی ملازمت کی پھر برخواست کر دیئے گئے۔ انجمن حمایت اسلام کی سرگرمیاں وہاں بہت محدود ہیں۔ اس کی مساعی اب اس حد تک رہ گئی ہیں کہ عید کا چاند دیکھا تو ریڈیو کے ذریعہ اعلان کر دیا کہ فلاں جگہ عید کی نماز ہوگی یا فلاں جگہ عید کا میلہ ہوگا۔ شروع شروع میں انجمن مذا نے مشرقی افریقہ میں سکول کھولنے اور مبلغ تیار کرنے کی سکیمیں بنائیں مگر یہ تجاویز کامیاب نہ ہو سکیں۔

مشرقی افریقہ میں ابتداءً ہماری مخالفت شدت کے ساتھ کی گئی۔ احمدیوں کو راہ گذرتے مارا پیٹا گیا۔ ان کا استہزاء و استخفاف کیا گیا۔ ان کا تمسخر اڑایا جاتا اور جب بازار سے گذرتا تو آوازے کسے جاتے۔ سڑکوں پر کارٹون بنائے جاتے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ آزمائش کے دن گذر گئے اب دوسرے مسلمان خود محسوس کرتے ہیں کہ احمدیت کے خلاف ان کی یہ حرکات ننگ اسلام تھیں حمایت اسلام نہیں تھیں۔ اب احمدیت کا اتنا اثر ہے کہ مسلمانوں کے آرگن "دی ایسٹ افریقن مسلم سٹار" کا ایڈیٹر ہر مضمون کے وقت ہم سے مشورہ کر لیتا ہے۔ اور اگر ہمارے خلاف کوئی تحریک نکلتی ہے تو حتی المقدور وہ اسے کچلنے کی کوشش کرتا ہے۔

حمایت اسلام کے علاوہ دوسری انجمن "مسلم سوسائٹی" ہے۔ اس کے بانی ہز ایکسی لینسی سر آغا خاں ہیں۔ ہز ایکسی لینسی سر آغا خاں نے بعض وجوہ کی بنا پر یہ ضروری سمجھا کہ کسی ایسی سوسائٹی کا قیام عمل میں لایا جائے جو حبشیوں کو اٹھائے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ افریقن لوگوں میں بیداری پیدا ہو گئی ہے اور ہر جگہ آزادی کی رو چل پڑی ہے۔ آپ نے یہ دیکھا کہ مشرقی افریقہ میں مسلمان ۲۸ فیصدی ہیں لیکن ہندو ۷۰ فیصدی ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ جب افریقن لوگ برسر اقتدار آ جائیں تو وہ مسلمانوں کو کوئی تکلیف دیں۔ آپ نے وہاں ایسی سوسائٹی کے قیام کے لئے تحریک کی اور کہا کہ میں پونڈ کے مقابلہ میں پونڈ دوں گا جتنے پونڈ چندہ دوسرے مسلمان دیں گے اتنے پونڈ میں چندہ دوں گا۔ اس رقم سے دس پندرہ افریقن طلباء کو ہندوستان یا پاکستان بھیجا جائے تا وہ وہاں اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔ اور جب حکومت افریقن لوگوں کو ملک کی باگ ڈور دینے پر مجبور ہو جائے تو یہ اعلیٰ تعلیم یافتہ افریقن حکومت میں شامل ہو جائیں اور مسلمانوں کی مدد کا موجب ہوں اس تحریک کے نتیجہ میں کئی لاکھ پونڈ چندہ اکٹھا کیا گیا لیکن ایک طالب علم بھی تعلیم کے لئے ملک سے باہر نہ بھیجا گیا۔ اس انجمن کے کئی ممبر مجھ سے ملاقی ہوئے اور انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس روپیہ ہے لیکن کام کرنے والے آدمی نہیں۔

تیسری سوسائٹی انجمن اسلامیہ ہے جو زیادہ تر ٹانگانیکا میں کام کرتی ہے۔ عید کے موقعہ پر تین دن میلہ کر دینا۔ یا پاکستان کا کوئی اعلیٰ افسر آ جائے تو اس کا اعزاز کرنا اور دعوت پر بلا لینا اس سوسائٹی کا سب سے بڑا کارنامہ ہوتا ہے۔

تبلیغی لحاظ سے اگر کوئی جماعت مشرقی افریقہ میں کام کر رہی ہے تو وہ صرف جماعت احمدیہ ہے۔ اور اس میں ذرہ بھی مبالغہ نہیں۔ ہماری تبلیغی مساعی کئی رنگوں میں ظاہر ہوتی ہیں۔ لیکچروں کے ذریعہ تبلیغ کی جاتی ہے۔ لٹریچر تقسیم کیا جاتا ہے۔ حکام اور بڑے بڑے حبشی لیڈروں کو دوستانہ تعلقات پیدا کر کے اپنے پاس بلایا جاتا ہے۔ انہیں زبانی تبلیغ کی جاتی ہے اور لٹریچر مطالعہ کیلئے دیا جاتا ہے۔

آج سے چودہ سال قبل جو ہماری مخالفت تھی وہ اب نہیں۔ اس سے پہلے ہماری کوششیں غیر احمدیوں کے مقابلہ میں تھیں اب ہمارا سارا زور عیسائیوں کے خلاف ہے۔

مشرقی افریقہ میں عیسائی مشنوں کا ایک جال بچھا ہوا ہے۔ صرف ٹانگانیکا کے علاقہ میں چالیس عیسائی سوسائٹیاں کام کر رہی ہیں۔ ان میں چار ہزار افریقن اور یورپین مشنری کام کر رہے ہیں۔ ان کے علاوہ ہسپتال بھی ہیں سکول بھی ہیں اور دوسرے خیراتی ادارے ہیں اگر ان میں کام کرنے والوں کو شمار کیا جائے تو عیسائی مبلغین کی تعداد دس ہزار تک پہنچ جاتی ہے۔ ٹانگانیکا میں ۷۵ لاکھ حبشی۔ ۸۴ ہزار ہندوستانی اور دس ہزار یورپین لوگ بستے ہیں گویا ساڑھے پچھتر لاکھ کی آبادی میں دس ہزار عیسائی مشنری کام کر رہے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں وہاں ہمارے صرف پانچ مبلغ ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم ان سے گھبراتے ہیں بلکہ اس سے میرا مطلب یہ ظاہر کرنا ہے کہ ہمارے مقابلہ میں ایک ایسی قوم ہے جو مال، دولت اور اثر و رسوخ کے لحاظ سے اتنی طاقتور ہے کہ اس کے مقابلہ میں ظاہری لحاظ سے ہماری کوئی نسبت ہی نہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی برکت اور تائید الٰہی کے پیش نظر عیسائیوں اور غیر احمدیوں نے تسلیم کر لیا ہے کہ احمدیوں نے اتنی بڑی طاقت کا جو مقابلہ کیا ہے اس کی مثال کم از کم اس علاقہ میں نہیں ملتی۔

احمدیت نے عیسائیت کا مقابلہ کیا ہے اس سے تنگ آ کر پادریوں نے حکومت کے اعلیٰ افسر کو لکھا کہ احمدیوں کی جدوجہد کو روکا جائے۔ حکومت نے تحقیقات کی اور انہیں جواب دیا کہ احمدیوں کی چونکہ یہ جدوجہد لاء اور آرڈر کے خلاف نہیں اس لئے ہم اسے روک نہیں سکتے۔ پادریوں نے اپنے رسالہ جات اور اخبارات میں صاف صاف لکھا ہے کہ احمدیوں کا کوئی اشتہار نہ پڑھو۔ اگر کوئی گرا ہوا اشتہار تمہیں مل جائے تو اسے فوراً پھاڑ دو۔ اور اگر پڑھو تو فوراً پادری کے پاس پہنچ کر اس کا جواب طلب کرو۔

غیر احمدیوں پر ہماری مساعی کا گہرا اثر ہے۔ کہ حفاظت اسلام کا جو کام احمدیوں نے کیا ہے وہ بے نظیر ہے۔ بڑے بڑے علماء نے ہمیں اس بارہ میں خطوط لکھے ہیں اور بعض خطوط شائع بھی کئے ہیں۔ مشہور عالم الشیخ عبد اللہ الصالح نے اپنے ایک خط میں لکھا۔ خدا کی قسم۔ احمدیوں نے جو غیرت دکھائی ہے اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ میں سنی علماء سے کہوں گا کہ وہ بجائے مخالفت کرنے کے احمدیوں کے ساتھ مل کر کام کریں اور عیسائیت کے فتنہ کو مٹائیں۔ وہ اسلام کی دشمن قوموں پر ظاہر کر دیں کہ ان کے مقابلہ میں وہ احمدیوں کے ساتھ کامل اتحاد رکھتے ہیں۔

ٹبورا میں ہمارا اپنا پریس ہے اس سے نہ صرف ہم اپنا لٹریچر شائع کرتے ہیں بلکہ شہر کا کام بھی کرتے ہیں اور اس کی آمدن کے ذریعہ اشاعت اسلام میں مدد لیتے ہیں۔ اگرچہ یہ کوئی بڑا پریس نہیں لیکن اس کا اچھا خاصہ رعب ہے۔ ہمارا اپنا رسالہ بھی اسی پریس میں چھپتا ہے۔

رومن کیتھولک فرقہ کی طرف سے ایک مضمون شائع کیا گیا اور اس میں بتایا گیا کہ اسلام میں رعایا کے حقوق محفوظ نہیں۔ وہ غلامی کی رسم کو قائم رکھتا ہے ہمارے مبلغ مولوی جلال الدین صاحب قمر نے رات ہی رات اس کا جواب لکھا اور ساتھ ہی مناظرہ کا چیلنج دیا جس کا جواب اب تک نہیں دیا گیا۔

یوگنڈا کے واحد کالج "مکریرے کالج" کے پرنسپل نے ایک کتاب شائع کی اور اس میں یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی کہ اسلام غلامی کی رسم کو قائم رکھتا ہے ہماری طرف سے اس پر تنقید کی گئی۔ اور مصنف نے یہ تسلیم کیا کہ انہوں نے یہ اچھی حرکت نہیں کی اور نہ صرف اس پر افسوس کا اظہار کیا بلکہ اگلے ایڈیشن سے اس عبارت کو نکال دیا۔ اور اس کی جگہ دوسری عبارت جو ہم نے مناسب سمجھی کتاب میں شامل کی۔

یوگنڈا میں عیسائیت کا خاصا غلبہ ہے پارلیمنٹ کے دو ممبر مسلمان اور باقی عیسائی ہیں۔ اس علاقہ میں بھی ہمارا تبلیغی کام ہو رہا ہے اور خدا تعالیٰ کا یہ فضل ہے کہ وہاں مخلصوں کی ایک جماعت قائم ہے کسوموں میں رومن کیتھولک عیسائیوں میں سے [illegible]

سے پہلے وہاں کوئی افریقن احمدی نہیں تھا۔ [illegible] کے بعد جب میں وہاں گیا۔ ایک ہزار سے زائد احمدی افریقنوں میں سے پیدا ہو گئے جن میں چار پانچ سو صرف میرے ذریعہ احمدیت میں داخل ہوئے اب اور افریقن بھی احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ یہ لوگ ایمان کے لحاظ سے نہایت عمدہ حالت میں ہیں۔ تہجد گذار ہیں۔ چندے بھی دیتے ہیں

ہز ہائی نس سر آغا خاں اکثر مشرقی افریقہ جاتے رہتے ہیں۔ ان کے فرقہ کے ایک لوکل پریذیڈنٹ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے ایک پرائیویٹ ملاقات میں ان سے فرمایا کہ احمدیہ جماعت نے اس علاقہ میں جو ونڈرفل کام کام کیا ہے۔ اس کی قدر نہ کرنا اسلام کے خلاف ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد کتابوں کے سواحیلی زبان میں تراجم شائع کرائے گئے ہیں جن میں کشتی نوح اور اسلامی اصول کی فلاسفی بھی شامل ہیں۔ اسی طرح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتابوں احمدیت یعنی حقیقی اسلام سیرت النبیؐ اور سیرت مسیح موعودؑ اور بعض دیگر چھوٹی چھوٹی کتابوں کے تراجم بھی کئے گئے کشتی نوح کا ترجمہ بہت سے لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب بنا۔

(مرتبہ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی) (باقی)

تقرر قاضیان

(۱) احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے (۱) مکرم چوہدری غلام احمد صاحب پاکپٹن (۲) مکرم میاں ناصر علی صاحب منٹگمری (۳) مکرم سید سردار حسین شاہ صاحب عارف والا کا تقرر بطور قاضی منظور فرمایا ہے۔ یہ انتخاب جماعہائے احمدیہ ضلع منٹگمری کی طرف سے ضلع وار نظام کے ماتحت کیا گیا تھا۔

(۲) مکرم مولوی محمد یار صاحب عارف کو بھی بطور قاضی سرگودھا مقرر کئے جانے کی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے منظوری عطا فرمائی ہے۔ دوست مطلع رہیں۔

ناظم دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ

اعلان دار القضاء

سیٹھ ابو بکر صاحب یوسف نے دار القضاء میں مرزا عبد العزیز صاحب سے مبلغ چالیس روپے بابت کرایہ دوکان از جنوری [illegible] تا اکتوبر [illegible] دلائے جانے کی درخواست دی ہے۔ مدعی علیہ کو معمولی طریق سے اطلاع نہیں ہو سکی۔ لہذا بذریعہ اخبار انہیں مطلع کیا جاتا ہے کہ ۲۹ اپریل کو بعد نماز ظہر دفتر ہذا میں سماعت مقدمہ کیلئے تشریف لائیں۔ ورنہ ان کے خلاف زیر ہدایت ۶۲ یکطرفہ کارروائی کی جا سکے گی۔

ناظم دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ
ربوہ ضلع جھنگ

تقرر عہدہ داران مجالس انصار اللہ

مندرجہ ذیل جماعتوں میں مجالس انصار اللہ قائم کی گئی ہیں۔ اور ان سے جو عہدہ داران انصار مقرر کئے گئے ہیں۔ ان کے اسمائے گرامی ذیل میں تحریر کئے جاتے ہیں۔ احباب جماعت ان کے فرائض منصبی کی سرانجام دہی میں ان سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ نیز دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ انصار اور ان کے عہدہ داران کو اپنے فرائض کے سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

نمبر شمار۔ نام جماعت جہاں پر مجلس انصار اللہ قائم کی گئی۔	نام عہدہ داران انصار جو اس مجلس کے لئے مقرر کئے گئے	
جماعت احمدیہ منجیند موڑ کلاں خاص ضلع کیمبل پور	زعیم انصار اللہ	ملک اولیا خان صاحب
	سیکرٹری "	سیف علی خان
۲۔ " " نتھے عالی " مرالی والہ ضلع گوجرانوالہ	زعیم "	شیخ غلام محمد صاحب
۳۔ " " محمد کہ " خاص " سرگودھا	زعیم "	ملک احمد نواز خان صاحب
۴۔ " " بیگم کوٹ " شاہدرہ " شیخوپورہ	زعیم "	حکیم مولوی نظام الدین صاحب
	سیکرٹری "	جمال بی بخش صاحب (ابوالخیر)
۵۔ " " نبھے " کلس کے " گوجرانوالہ	زعیم انصار اللہ	چوہدری تاج الدین صاحب
۶۔ " " چک ۱۲ دوہ " سکونڈہ نوابشاہ سندھ	"	چوہدری شفیع صاحب
۷۔ " " کیرتو ڈاکخانہ کیرتو پنڈوری ضلع شیخوپورہ	" "	مستری رحمت علی صاحب
	سیکرٹری	مرزی الدد دتہ صاحب
۸۔ " " تانو ڈوگری ڈاکخانہ نانگہ ضلع شیخوپورہ	زعیم	میاں محمد ابراہیم صاحب
	سیکرٹری	ماسٹر عبدالواحد صاحب
۹ " گورنمنٹ ہاؤس ... حلقہ ۳۲ چونگی	زعیم انصار اللہ	قریشی شاہ محمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ بی
	سیکرٹری "	منشی محمد عبد اللہ خان صاحب اردو منزل
۱۰ حلقہ محمد نگر۔ جماعت احمدیہ لاہور	زعیم انصار	ملک فضل کریم خان صاحب بی اے
	سیکرٹری "	مرزا محمد امین صاحب
۱۱۔ حلقہ اسلامیہ پارک جماعت احمدیہ لاہور	زعیم انصار اللہ	چوہدری عبد الستار صاحب
	مہتمم تعلیم و تربیت "	محمد افضل صاحب
	" تبلیغ "	غلام محمد صاحب
	" مال و عمومی	شیخ عبد اللطیف صاحب
۱۲۔ دھرم پورہ جماعت احمدیہ لاہور	زعیم انصار	میاں محمد افضل صاحب
	سیکرٹری "	حاجی محمد اسمٰعیل صاحب

(قائد انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

میرا بھتیجا عزیز عبد الوہاب گورنمنٹ کالج لاہور سے F.S.C میڈیکل کا اور ... آیا ... امتحان سے امتحان دے رہے ہیں۔ احباب ان کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا کرتے رہیں۔

(فضل الرحمٰن حکیم سابق مبلغ مغربی افریقہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے

(نظارت بیت المال ربوہ)

بعدالت جناب شیخ فاروق احمد صاحب
پی۔ سی۔ ایس ڈپٹی کسٹوڈین جہلم

نمبر مقدمہ B-۵۸۶ سال ۱۹۵۲ء

(درخواست زیر دفعہ ۱۶)

نور محمد ولد حیات سکنہ کھوکھر وال گنڈہ تحصیل پنڈ دادنخاں } مدعی

بنام

اٹی لعل داسچرج لعل — رسپانڈنٹ

بنام:۔ چانن لعل داسچرج لعل پسران راہ دنا قوم بھولا زرگر سکنہ ہڑپھوال تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم۔

ہرگاہ عدالت ہذا کو یقین دلایا گیا ہے کہ مقدمہ عنوان بالا میں رسپانڈنٹ نشان بدون پتہ تارک الوطن ہوگئے ہیں۔ اور معمولی طریقہ سے ان پر تعمیل نہیں ہو سکتی۔ اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے کہ اگر متذکرہ صدر مسئول علیہم عدالت ہذا میں مورخہ ۲۶/۴/۵۲ بوقت ۸ بجے صبح اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ ... حاضر نہیں ہوگا۔ تو اسکے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی

آج مورخہ ۱۶/۴/۵۲ بہ دستخط ہمارے و مہر عدالت جاری ہوا

دستخط
ڈپٹی کسٹوڈین جہلم

بعدالت جناب شیخ فاروق احمد صاحب
پی۔ سی۔ ایس ڈپٹی کسٹوڈین جہلم

نمبر مقدمہ B-۵۱۹ سال ۱۹۵۱ء

(درخواست زیر دفعہ ۷ تصدیق کئے جانے بیع مورخہ ۵/۹/۱۹۴۷)

غلام حیدر ولد دینس محمد قوم کھوکھر قریش سکنہ اودھروال تحصیل چکوال ضلع جہلم } مدعی

بنام

دام چند مختار ... بذریعہ مختار عام ستیا رام رسپانڈنٹ

بنام:۔ دام چند ستیا رام پسران لالہ ایشر داس اقوام کھتری ... چکوال

ہرگاہ عدالت ہذا کو یقین دلایا گیا ہے کہ مقدمہ عنوان بالا میں رسپانڈنٹ نشان بدون پتہ تارک الوطن ہوگئے ہیں۔ اور معمولی طریقہ سے ان پر تعمیل نہیں ہو سکتی اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے کہ اگر متذکرہ صدر مسئول علیہم عدالت ہذا میں مورخہ ۲۶/۴/۵۲ بوقت ۸ بجے صبح اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ کسی ایجنٹ حاضر نہیں ہونگے۔ تو ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی

آج مورخہ ۱۶/۴/۵۲ بہ دستخط ہمارے و مہر عدالت جاری ہوا

دستخط ڈپٹی کسٹوڈین جہلم

بعدالت جناب شیخ فاروق احمد صاحب
پی۔ سی۔ ایس ڈپٹی کسٹوڈین جہلم

نمبر مقدمہ ۵۸۵ سال ۱۹۵۲ء

نور دین ولد اللہ بخش قوم تیلی سکنہ چونترہ تحصیل جہلم

مدعی

بنام برکت رام ولد گورنہ سہائے قوم کھتری ساکن کالا بیالہ تحصیل جہلم (رسپانڈنٹ)

بنام برکت رام ولد گورنہ سہائے قوم کھتری ساکن کالا بیالہ تحصیل جہلم

ہرگاہ عدالت ہذا کو یقین دلایا گیا ہے کہ مقدمہ عنوان بالا میں رسپانڈنٹ بدون پتہ تارک الوطن ہوگیا ہے اور معمولی طریقہ سے اس پر تعمیل نہیں ہو سکتی اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے کہ اگر متذکرہ صدر مسئول علیہ عدالت ہذا میں مورخہ ۲۶/۴/۵۲ بوقت ۹ بجے صبح اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ کسی ایجنٹ حاضر نہیں ہوگا تو اسکے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی

آج مورخہ ۱۶/۴/۵۲ بہ دستخط ہمارے و مہر عدالت جاری ہوا۔

دستخط ڈپٹی کسٹوڈین جہلم

بعدالت جناب شیخ فاروق احمد صاحب
پی۔ سی۔ ایس ڈپٹی کسٹوڈین جہلم

نمبر مقدمہ B-۵۷۹ سال ۱۹۵۲ء

درخواست زیر دفعہ ۱۶ آرڈیننس ۱۵ سال ۱۹۴۹

صوبیدار شرف دین ولد نیک محمد ذات ڈاڈر چوہان ساکن کالا بیالہ تحصیل جہلم — مدعی

بنام

سوہن لعل ولد مولا راج — رسپانڈنٹ

بنام:۔ سوہن لعل ولد مولا راج کھتری ساکن کالا بیالہ تحصیل جہلم حال وارد ہندوستان

ہرگاہ عدالت ہذا کو یقین دلایا گیا ہے۔ کہ مقدمہ عنوان بالا میں رسپانڈنٹ بدون پتہ تارک الوطن ہوگیا ہے۔ اور معمولی طریقہ سے اس پر تعمیل نہیں ہو سکتی۔ اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی کیا جاتا ہے کہ اگر متذکرہ صدر مسئول علیہ عدالت ہذا میں مورخہ ۲۶/۴/۵۲ بوقت ۹ بجے صبح اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ کسی ایجنٹ حاضر نہیں ہوگا۔ تو اسکے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج مورخہ ۱۶/۴/۵۲ بہ دستخط ہمارے و مہر عدالت جاری ہوا

دستخط ڈپٹی کسٹوڈین جہلم

طونس کے مسئلہ سے اقوام متحدہ کا اندرونی بحران آشکار ہوتا ہے

سلامتی کونسل کا فیصلہ ایک خطرناک مثال ہے (ڈاکٹر فاضل جمالی)

بغداد ۲۳ اپریل۔ اقوام متحدہ کی اسمبلی میں عراق کے مندوب اعلیٰ ڈاکٹر فاضل جمالی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ طونس کے مسئلہ سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ خود اقوام متحدہ بھی اندرونی بحران سے دوچار ہیں۔ آپ نے بتایا کہ مغربی حکومتیں آزادی اور جمہوریت کے اصولوں کی حامی ہوتی ہیں۔ مگر عملاً وہ قطعی طور پر ان کی خلاف ورزی کرتی ہیں۔

ڈاکٹر جمالی نے اعلان کیا کہ افریقہ اور ایشیا کے عوام مغرب کی اس یقین دہانی کو اب تسلیم نہیں کرتے کیونکہ مغربی طاقتوں نے ایک ایسی قوم کی شکایت سننے سے انکار کر دیا۔ جو آزادی اور خودمختاری کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔ آپ نے بتایا کہ مسئلہ طونس بڑی مغربی طاقتوں اور افریقہ اور ایشیاء کے ممالک کے درمیان مستقبل کے تعلقات کیلئے ایک آزمائش ہے۔ بلکہ ان طاقتوں کے درمیان اعتماد کے لئے بھی آزمائش کا سبب ہے۔

آپ نے دریافت کیا ہے کہ کیا ان تعلقات کی بنیاد طاقت کی پالیسی پر رکھی جائے گی یا لوگوں کے حق آزادی و خودمختاری کو تسلیم کرے؟

دوررس نتائج

ڈاکٹر جمالی نے کہا کہ حفاظتی کونسل نے مسئلہ طونس کو ایجنڈے میں شامل نہ کرنے کا فیصلہ کر کے ایک "خطرناک مثال" قائم کر دی ہے۔ اور اس فیصلے کا اثر مسئلہ طونس سے بہت زیادہ دوررس نتائج کا حامل ہوگا۔ اقوام متحدہ جب اپنے ۱۲ ارکان ممالک کی شکایت کی طرف سے اپنے کان بند کرلیں اور ایسی پالیسی اختیار کرلیں کہ طاقت وجبروت کی پالیسی عدل وانصاف کا راستہ مسدود کر دے تو لازمی طور پر اس ادارے کی حالت کمزور ہو جائے گی۔

دریں اثناء بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت عراق اور عرب و ایشیائی ممالک کی دیگر حکومتوں کے درمیان بات چیت سے یہ کوشش جاری ہے کہ طونس کے مسئلہ کو دوبارہ حفاظتی کونسل میں یا جنرل اسمبلی میں پیش کیا جائے۔

دمشق کے روزنامہ الایام نے اپنے مقالہ افتتاحیہ میں لکھا ہے کہ سلامتی کونسل کا فیصلہ بدنامی کا باعث ہے۔ "دنیا کی ایک تہائی قوموں نے طونس کے مسئلہ کی حمایت کی ہے مگر یہ امر انتہائی مایوس کن ہے کہ سلامتی کونسل نے اس قدر غیر منصفانہ رویہ اختیار کیا ہے۔" "الایام" نے اس انتہائی بے انصافی کی بناء پر کونسل کے مشن کو چیلنج کیا۔

اخبار نے دریافت کیا کہ جن عرب اور ایشیائی ممالک کی رائے کو اس بری طرح نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اگر انہوں نے اقوام متحدہ سے بیزاری کا اظہار کر دیا تو اس ادارے کا مستقبل کیا ہوگا؟ (اسٹار)

ایڈن کو سوڈان کی عمہ پارٹی کا تار

خرطوم ۲۳ اپریل۔ عمہ پارٹی کے سیکرٹری جنرل عبداللہ بے خلیل نے وزیر خارجہ برطانیہ کو ذیل کا برقیہ ارسال کیا ہے:۔

ہمیں آپ کے ان وعدوں پر مکمل اعتماد ہے کہ سوڈان میں اس سال خودمختار حکومت قائم کر دی جائے گی۔ اور سوڈان کی مرضی کے مطابق جلد از جلد حق خود ارادیت بھی دیا جائے گا۔

ہمیں یقین ہے کہ حکومت برطانیہ اپنے سابقہ اعلان کے مطابق سوڈان کو اینگلو مصری تنازعہ میں سودے بازی کے لئے استعمال نہیں کرے گی۔ (اسٹار)

ہنگامی حالات کی وجہ سے حکومت کو خاص اختیارات حاصل ہونے چاہئیں

پارلیمنٹ میں حفاظتی بل پر بحث

کراچی ۲۳ اپریل۔ آج بھی پارلیمنٹ میں حفاظتی بل پر بحث جاری رہی۔ سردار شوکت حیات خاں نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ یہ بل غیر ضروری ہے۔ جن لوگوں کے اقدامات ملک اور قوم کے خلاف منظور ہوں ان کے خلاف مقدمہ چلانا چاہئے۔ میر اعظم خاں اور مسٹر گرودرنے بل کی حمایت کی اور کہا کہ پاکستان کی سرحد پر بھارتی فوجیں جمع ہیں۔ کشمیر کا معاملہ روز بروز نازک حالت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ کابلی حکومت کا طرز عمل سخت معاندانہ ہے۔ ایسے حالات میں اس قسم کے قانون کی منظوری بے حد ضروری ہے۔

مسٹر بی کے دتا نے بل کو غیر ضروری قرار دیا۔

شیخ صادق حسن نے بل کی حمایت کی۔ آپ نے عوام کی بیکاری کی شکایت کی اور کہا کہ اس سلسلے میں ایک کمیٹی قائم کی جانی چاہئے۔

سید خلیل الرحمن نے بل کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ قومی آزادی کے مقابلے میں انفرادی آزادی کی کوئی حیثیت نہیں۔ لہذا کوئی وجہ نہیں کہ حکومت کو ضروری اختیارات حاصل نہ ہوں۔

مسٹر منڈل نے بل کی مخالفت کی اور اسے انفرادی آزادی کے خلاف قرار دیا۔

مسٹر شوکت علی نے کہا کہ مشرقی پاکستان میں جو سازش کی گئی ہے وہ بے حد خطرناک ہے۔ بحث ابھی جاری تھی کہ پارلیمنٹ کا اجلاس جمعرات تک ملتوی ہوگیا۔

پال پارلیمنٹ میں حزب مخالف کے ارکان نے حفاظتی بل کی شدید مخالفت کی۔

کانگرس پارٹی کے سیکرٹری پروفیسر راجکمار چکرورتی نے اسے دنیا بھر میں سیاہ ترین قانونی مسودہ قرار دیا۔ آزاد پاکستان پارٹی کے سردار شوکت حیات خاں نے اسے ایک شرمناک قانون قرار دیا۔

یہ نیا حفاظتی بل ہو؟ وہ پبلک سیفٹی ایکٹ کی جگہ لے سکتا۔ پروفیسر چکرورتی نے اس کی مخالفت کی اور مطالبہ کیا کہ اس کی جگہ تین جدا قانونی مسودے ایوان میں پیش کئے جائیں۔ ایک بل جنگ یا امن کے حالات کے متعلق ہو۔ دوسرا ہنگامی حالات کے لئے کارآمد ہو۔ تیسرا ناجائز درآمد و برآمد کرنیوالوں اور دیگر سماج دشمن عنصر کی بیخ کنی کیلئے ہو۔

فیصل آئندہ ماہ حکومت سنبھال لیں گے

لنڈن ۲۳ اپریل۔ عراقی وزیر اعظم نوری پاشا سوموار کو بغداد سے یہاں پہنچے اور پھر بذریعہ ہوا جنیوا روانہ ہو گئے۔ جہاں عراقی ریجنٹ امیر عبداللہ شاہ فیصل کے ہمراہ تعطیلات گزار رہے ہیں توقع ہے کہ آج نوری پاشا لنڈن واپس آ جائیں گے اور شاہ فیصل اور ریجنٹ بھی ۲ مئی تک شاہ کی سترویں سالگرہ سے پیشتر یہاں آ جائیں گے اور اس کے بعد شاہ فیصل آخری مرتبہ ہیرو سکول میں واپس جائیں گے۔ جولائی کے آخر میں آپ مستقل طور پر عراق واپس آ جائیں گے اور ۱۸ سال کی عمر میں سلطنت کی باگ ڈور سنبھال لیں گے۔ توقع ہے کہ مئی کے دوسرے ہفتے میں امیر عبداللہ اور نوری پاشا لنڈن سے اسپین جائیں گے (اسٹار)

واشنگٹن کیلئے نیا شامی سفیر

نیویارک ۲۳ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ واشنگٹن میں سابق سفیر مسٹر فی کنس اخوری دمشق واپس آ گئے ہیں۔ اور آپ کی جگہ ایک نیا سفیر مقرر ہوگا۔ عالمی بنک کے متبادل گورنر کی حیثیت سے شام کے مسٹر ذکی آشا کے تقرر کا یہاں خیر مقدم کیا گیا ہے۔

آپ واشنگٹن کے شامی سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری ہیں۔ اور اس وقت اقوام متحدہ کی انتظامیہ اور بجٹ کمیٹیوں کے اجلاس میں شریک ہو رہے ہیں۔ اقوام متحدہ میں شامی مندوبین (اسٹار)

شام اور اردن کا معاہدہ

دمشق ۲۳ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ شام و اردن کے درمیان اقتصادی تعلقات کو مستحکم کرنے کے لئے مجوزہ معاہدہ پایہ تکمیل کو پہنچنے والا ہے۔ شامی حکام نے معاہدہ کا مسودہ مرتب کر لیا ہے۔ اور اس ہفتے ایک وفد عمان روانہ ہو جائے گا۔ باخبر حلقوں کو توقع ہے کہ جلد ہی اس پر دستخط ہو جائیں گے۔ (اسٹار)

(۳) نے ایمپائر سٹیٹ بلڈنگ میں نئی اقامت گاہ میں رہائش گاہ اختیار کر لی ہے۔ (اسٹار)